43101-صدقہ جاریہ اورعام صدقہ میں فرق

سوال

کیا صدقہ جاریہ اورعام صدقہ میں کوئی فرق ہے ؟

اوراگر کوئی فرق ہے توہم چاہتے ہیں کہ صدقہ جاریہ اورعام صدقہ کی کچھ مثالیں بیان کی جائیں ، اوراگر صدقہ جاریہ تباہ ہوجائے ، مثلاا گرکسی شخص نے کوئی مسجد تعمیر کی اورپھر یہ مسجد منہدم کر دی گئی توکیا اسے اس کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا ؟

پسندیدہ جواب

صدقہ جاریہ وقف کوکہا جاتا ہے ، اور
اس کی کئی ایک صورتیں ہیں : اوراس کا قاعدہ اورضابطہ یہ ہے کہ :

اصل چيز کوروک کررکھا جائے اوراس
کا فائدہ اورنفع اللہ کے راستے میں صرف ہو.

جیسا کہ بخاری اورمسلم کی مندرجہ
ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :

ابن عمررضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کوخیبر میں کچھ زمین ملی تووہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بارہ میں مشورہ کرنے آئے اورکہنے لگے :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم مجھے خیبر میں زمین ملی ہے ، اتنا قیمتی مال مجھے کبھی بھی نہیں ملا توآپ اس
کے بارہ میں کیا کہتے ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"اگر تم چاہوتواس کی اصل روک کر
اسے صدقہ کردو "

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے
ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے صدقہ کردیا کہ اسے نہ تو فروخت کیا جاسکتا
ہے اور نہ ہی اسے ہبہ کیا جائے اور نہ ہی وراثت میں لیا جائے گا، اور اسے فقراء و
مساکین اور رشتہ دار اور غلاموں، اور اللہ تعالی کے راستے اور مسافروں اور مہمانوں
میں صدقہ کردیا، اس کی دیکھ بھال کرنے والے کے لیے اس میں سے اچھے طریقہ سے کھانے
میں کوئی حرج نہیں، اور بغیر کسی ملیکت میں لیے کھایا جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2737) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1633)

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"مومن کو اس کی نیکیوں اور اعمال
میں سے اس کی موت کے بعد جو کچھ پہنچتا ہے اس کا وہ علم ہے جو اس نے پھیلایا اور
لوگوں کو تعلیم دی، اور نیک اور صالح اولاد چھوڑی، اور مصحف وراثت میں چھوڑا، یا
کوئی مسجد تعمیر کروائی، یا مسافروں کے لیے کوئی مسافر خانہ تعمیر کروایا، یا نہر کھدوائی،
یا اپنے مال سے صحت اور زندگی میں کوئی صدقہ کیا، تو یہ اسے اس کی موت کے بعد ملے
گا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (242)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

لہذا صدقہ جاریہ مسجد تعمیر کروانے،
یا قرآن مجید خرید کر مسجد میں رکھنے، یا کوئی گھر اور دوکان بنا کر صدقہ کردے کہ
اس کا منافع اور فائدہ فقراء و مساکین اور رشتہ داروں، طالب علموں، یا جس کے لیے
وقف کرنے والا محدد کردے صرف کیا جائے، یا کسی خیراتی ہسپتال میں حصہ ڈال دے.

اور عام صدقہ جو صدقہ جاریہ نہ ہو وہ
صدقہ ہے : : جس میں اصل چیز کو روکا نہ گیا ہو، بلکہ وہ اصل ملکیتا ہی فقیر کو دیا جائے
اور فقیر اسے اپنی ملکیت میں لے کر جس طرح چاہے اس سے فائدہ حاصل کرے، مثلا اسے مال
دے دے، یا غلہ، یا لباس، یا دوائی، یا بستر وغیرہ دے دے.

اور جس شخص نے کوئی مسجد تعمیر
کروائی اور وہ منہدم یا خراب ہو گئی تو اس کا کچھ حصہ فروخت کرنا جائز ہے تا کہ
باقی حصہ تعمیر کیا جا سکے، اور اگر اس کی کسی چیز سے بھی فائدہ حاصل کرنا ممکن نہ
ہو تو وہ ساری ہی فروخت کر دی جائے اور اسے کسی اور وقف میں شامل کر دیا جائے گا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مسئلہ : وہ کہتے ہیں : (اور جب وقف
خراب ہو جائے، اور کچھ بھی نہ لائے، اسے فروخت کر کے اس کی قیمت سے ایسی چیز خریدی
جائے گی جو اہل وقت کے لیے فائدہ لائے، اور اسے بھی پہلے وقف کی طرح ہی وقف کیا جائے
گا.

اور اسی طرح روکا ہوا گھوڑا اگر جنگ
کے لیے صحیح نہ رہے تو اسے بھی فروخت کر دیا جائے گا اور اس کی قیمت سے جھاد کی
مصلحت کی اشیاء خریدی جائیں گی)

اجمالا یہ کہ : اگر وقف خراب ہو جائے،
اور اس کا فائدہ اور منافع ختم ہو جائے مثلا گھر منہدم ہو جائے، یا زمین بنجر ہو
جائے، اور اسے آباد کرنا ممکن نہ ہو، یا ایسی مسجد جہاں کے رہائشی لوگ کسی اور بستی
میں منتقل ہو گئے ہوں اور وہ مسجد ایسی جگہ رہ جائے جہاں اس میں کوئی بھی نماز ادا
کرنے والا نہ رہے، یا پھر مسجد تنگ ہو جائے اور اسی جگہ اس کی توسیع کرنا ممکن نہ
ہو، یا وہ ساری بوسیدہ ہو جائے اور اسے تعمیر کرنا ممکن نہ رہے، اور نہ ہی اس کا
کچھ حصہ فروخت کیے بغیر اس کا کچھ حصہ تعمیر ہو سکتا ہو تو اس حالت میں اس کا کچھ
حصہ فروخت کر کے باقی حصہ کو تعمیر کرنا جائز ہے، اور اگر اس کی کوئی بھی چیز کار
آمد نہ رہے تو ساری کو فروخت کرنا جائز ہے.

ابو داود رحمہ اللہ کی روایت میں
امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر مسجد میں دو لکڑیاں ہوں اور ان کی
قیمت ہو تو انہیں فروخت کرنا اور اس کی قیمت مسجد پر صرف کرنا جائز ہے.

اور صالح کی روایت میں کہتے ہیں :

چوروں کے ڈر سے مسجد تحویل ہو سکتی
ہے، اور جب وہ گندی جگہ میں ہو.

قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یعنی اگر یہ اس میں نماز ادا کرنے
میں مانع ہو، اور اس کے صحن کی فروخت کا جواز بیان کیا ہے.

اور عبد اللہ کی روایت میں ہے :

اور اس میں امام کی گواہی ہوگی)
انتہی

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (
.(368/5

اور جب تک وقف باقی ہے، وقف کرنے
والے کو اس کا اجر و ثواب پہنچتا رہے گا، اور اسی طرح اگر وقف کو فروخت کر کے کسی
دوسرے وقف میں شامل کر دیا جائے تو بھی ثواب ملتا رہے گا.

اور جس شخص نے مسجد تعمیر کروائی تو
اسے وہ اجر و ثواب حاصل ہوگا جس کا وعدہ کیا گیا ہے، اور وہ مندرجہ ذیل فرمان نبوی
میں ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"جس نے اللہ تعالی کے لیے مسجد
تعمیر کروائی اگرچہ پرندے کے انڈہ دینے جتنی جگہ میں تو اللہ تعالی اس کے لیے جنت
میں گھر بنائے گا"

قطاۃ : پرندے کی ایک قسم ہے.

المفحص : وہ جگہ جہاں پرندہ اپنا انڈہ
چھپاتا ہے.

حدیث میں کم از کم جگہ کی مثال بیان
کرنا مقصود ہے.

مسند احمد حدیث نمبر (2157) علامہ
البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.